نوروز سن ہجری......١٤٣٩ہجری

الحمدللہ جس نے نئے اسلامی سال کا ہلال مبارک دیکھنا نصیب فرمایا۔"تقبل الله منی و منک"، ہم تمام روئے زمین میں مقیم اہل اسلام کو پیغام محبت دیتے ہیں اوراخوتِ اسلامی کا سبق یاددلاتے ہیں۔ملتِ ابراہیمی کا فلسفہ، عالمگیراخوت اسلامی میں ہے۔مسلمان کہیں کا باشندہ ہو، گوراہوکہ کالا،کلمہ طیبہ "لا اله الا الله محمد رسول الله" کا مقرہو،وہ عالم گیرملتِ ابراہیمؑ کے ناتے ہمارا،اسی طرح عزیز ہے جس طرح پڑوسی۔اس کی تفسیریں اورتعبیریں شرح وبسط کے ساتھ لکھی جاچکی ہیں اورتا قیام قیامت لکھی جاتی رہیں گی اورعلمائے اسلام اپنی قوتِ فکریہ کے سمندر میں غواصی کرکے،ان میں نئے سے نئے انداز میں، گہرہائے نامدارسجاتے رہیں گے۔

مسلمان اپنی انفرادی حیثیت میں اگر دارالحرب میں مقیم ہو، پھربھی مت محمدیہ اورملتِ ابراہیمی کا حصہ رہتا ہے۔مگرہمیں نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑرہاہے کہ یہ رشتہ کمزورہی نہیں بلکہ سرے سے ٹوٹ ہی گیاہے مسلمان ،مسلمان کیلئے غیرہو چکا ہے۔کرہ ارض پراغیارمسلمانوں کومٹانے کیلئے دن رات ان کی نسل کشی کررہے ہیں۔روہنگیا مسلمانوں پرقیامت ٹوٹ پڑی مگرمسلمان ان کو بچانے کیلئے کچھ نہ کرسکے۔ بنگلہ دیش، ان کی جائے پناہ بنا پر وسیع وعریض ملکوں کے مسلمان ان کو بچانے کیلئے اجتماعی طور پرصرف سعودی عرب نے بڑے پیمانے پراس جائے ساہ وی راب نگرلاکھوں کی تعداد میں برماوی مسلمان حکومت سعودی عرب کی کفالت پرہیں اورالبتہ ترکی سمیت بہت سے اسلامی ممالک نے انفرادی حیثیت میں تعاون کیا۔امریکہ کہاں سے آیا۔کیاکرنے آیا۔عراق کو پیوندزمین کیااورلیبیا کوخاکستر بنایااورچلتابنامگرکسی عربی نہ عجمی اورنہ ہندی وپاکستانی مسلمان کی رگِ حمیت پھڑکی۔مودی نے گجرات میں ہزاروں مسلمانوں کو پولیس کے ہاتھوں مروایامگراُمہ اتنی بے حس ہوگئی کہ وہ آج پورے اسلام میں نمبرداربن گیاہے۔یہ سب کچھ امہ نے دیکھامگرکسی نے آگے بڑھ کراس کا ہاتھ روکنا تو درکنار،مظلوم ومقتول مسلمانوں کے بقیۃ السیف کو پرساتک نہ دیا۔شام وہ واحد طاقت تھی جو کچھ قوتِ مزاحمت رکھتی تھی، امریکہ نے اسرائیل کو ہمیشہ کیلئے محفوظ ومامون بنانے کیلئے شام کوداعش کے ذریعے کھنڈربنوادیا۔حوثی باغیوں کی پیٹھ پرہاتھ پھیرااورحرمین شریفین مکہ ومدینہ پرراکٹ گرادیئے۔ایران یہ سب کچھ دیکھتارہا۔ہاں اگرقدم اٹھایا،تو تباہی جوامریکہ کومطلوب تھی انجانے